مشاہدات-1201

ابو سعید حنیف احمد محمود- برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

خلافت ایک خزانہ ہے۔ اِس سے فائدہ اُٹھائیں

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور:56)

یعنی اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

خلافت ہی حفاظت ہے، خلافت ہی نگہبانی
رہا گھاٹے میں وہ جس نے یہ نعمت ہی نہ پہچانی
خلافت دھوپ میں سایہ، خلافت غم میں غمخواری
یہ چشمہ ہے محبت کا جو سب دنیا میں ہے جاری

معزّز سامعین! مجھے آج یومِ خلافت کے موقع پر ''خلافت ایک خزانہ ہے۔ اِس سے فائدہ اُٹھائیں'' پر گفتگو کرنی ہے۔ ہم امسال 2026ء کو یوم خلافت 27 مئی بروز بُدھ منانے جا رہے ہیں۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ امسال دنیا کے اکثر حصوں میں عید الاضحیٰ بھی ہم اِسی دِن منا رہے ہیں۔ اِن دونوں دِنوں کا ایک دِن اکٹھا ہونا ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف سے توجہ دلاتا ہے کیونکہ اِن دونوں دِنوں کی مناسبت سے ہماری ذمہ داریوں کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے جو مَیں آگے چل کر بتاؤں گا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی 26 مئی 1908ء کو لاہور میں وفات ہوئی تھی اور 27 مئی کو قادیان دارالامان میں آپ کی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا مبارک نظام جاری ہوا اور حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ یوں اِمسال 118 واں یومِ خلافت ہو گا۔ انشاء اللہ۔ ستائیس (27) تاریخ کے حوالہ سے حضرت مسیح موعودؑ کے دو الہامات ملتے ہیں۔ پہلے الہام میں کہا گیا ہے کہ

''27 کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق)''

جبکہ دوسرے الہام کے الفاظ یہ ہیں کہ:

''27 کو خوشیاں منائیں گے''

پہلے الہام میں حضرت مسیح موعودؑ نے الہام کے ساتھ بریکٹ میں (ہمارے متعلق) کے الفاظ لکھے ہیں۔ گویا ستائیس کے ایک واقعہ والے الہام کو حضورؑ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ جس سے آپؑ کی تدفین مراد لی جا سکتی ہے۔ جبکہ دوسرے الہام میں **''27 کو خوشیاں منائیں گے''** میں کوئی نسبت نہیں ہے حتیٰ کہ 'ہم' کے الفاظ بھی نہیں ہیں۔ جس سے مراد یہ ہے کہ میری تدفین کے بعد میرے مقتدی (احبابِ جماعت) خلافت کے قیام پر خوشیاں منائیں گے۔ ایک جشن کا سماں ہو گا۔

سامعین! خلافت ایک بہت ہی بابرکت نظام ہے جو نبی کی وفات کے بعد قائم ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد قائم ہونے والا خلافت کا مبارک نظام سابقہ انبیاء بالخصوص آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہوا۔ چونکہ یہ پیشگوئیاں اُمّتِ مسلمہ کے لئے تھیں اس لئے جماعت احمدیہ

کے علاوہ دیگر فرقوں نے بھی خلافت کے قیام کی نہ صرف خواہش کی بلکہ اِس کے لئے جدوجہد اور کوششیں بھی جاری رکھیں۔ وہ اِس بات سے لابلد تھے کہ خلافت کا قیام کیا نہیں جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے مطابق قائم ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ خود بجالاتا ہے۔

جماعت احمدیہ میں خلافت کے 118 سالہ قافلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے جہاں خلافت مضبوط بنیادوں پر قائم ہوئی وہاں غیر معمولی فتوحات و ترقیات نصیب ہوتی گئیں۔ وہ جو قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادینے کی باتیں کرتے تھے آج خلافت کے طفیل ملنے والی ترقیات اور فتوحات کو دیکھ کر اپنے ہاں خلافت کے قیام کی نہ صرف باتیں اور کوششیں کررہے ہیں بلکہ وہ سابقہ دَور میں شاہ فیصل کو خلیفۃُ المسلمین مقرر کرنے کی سعی کرتے نظر آئے اور کبھی پاکستان کے ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق کو مسلمانوں کا امام مقرر کرنے کی کوششوں میں دکھائی دیئے۔ اِسی پر بس نہیں بلکہ جماعت احمدیہ میں خلافت کے نظام کو ختم کرنے کی سعی میں لگے رہے اور اب بھی اِن کی یہی کوشش ہے۔ 1984ء میں جب مطلق العنّان ڈکٹیٹر نے جماعت احمدیہ پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی کوشش کی اور خلافت پر نہ صرف ہاتھ ڈالا بلکہ خلیفۃُ المسیح کو گرفتار کرنے کے احکام بھی جاری کردیئے تو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا نظّارہ ایک بار پھر دیکھنے کو ملا جب حضرت خلیفۃُ المسیح الرابعؒ کو کراچی ائیرپورٹ پر بیرون ملک جانے سے روکا گیا اور رات گئے جب اعلیٰ حکّام سے آپ کو باہر جانے کی اجازت طلب کی تو بتایا گیا کہ ہماری فہرست میں مرزا ناصر احمد کا نام ہے کہ اُسے باہر نہ جانے دیا جائے جبکہ یہ شخص مرزا طاہر احمد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِن کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور اِن کو کچھ سُجھائی نہ دیا۔ اِسی پر بس نہیں۔ ربوہ سے قافلہ کی جب روانگی ہوئی تو پولیس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ایک قافلہ اسلام آباد کو روانہ کردیا گیا جس کے پیچھے پولیس کے کارندے لگ گئے جبکہ اصل قافلہ کچھ دیر کے بعد لالیاں کے راستے کراچی کو روانہ ہوا۔ یہ خدائی تقدیر تھی جس نے خلافتِ احمدیہ کی حفاظت کی۔

مَیں بات کررہا تھا کہ غیروں کی طرف سے خلافت کے قیام کی کوششوں کی۔ اِس ضمن میں بتاتا چلوں کہ مخالفین اور معاندین احمدیت یہ کہہ کر اپنے بندوں کو بُلاتے رہے کہ خلافت کے بغیر ہم صرف ایک بِھیڑ ہیں، کسی نے کہا کہ ہم جانوروں کا ریوڑ ہیں، ہم زندہ ہجوم ہیں، ہم بدترین ہجوم ہیں۔ جناب عبدالمجید قریشی نے کہا کہ ہم آوارہ، منتشر، پریشان، پراگندہ حال مسلمان ہیں۔ جناب ابوالکلام آزاد نے لکھا کہ ہم نہ تو جماعت ہیں، نہ اُمت، نہ قوم، نہ اجتماع، اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں، کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں، قطرے ہیں مگر دریا نہیں۔

جناب ایڈیٹر صاحب نوائے وقت کا ایک دلچسپ اور انوکھے طرز کا بیان سُن کر آپ محظوظ ہوں گے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

”جس طرح قحط کے دنوں میں بارش کے لئے نماز استسقاء پڑھی جاتی ہے اِسی طرح روحانی قحط کے دِنوں میں خلافت و امامت کے لئے مسلمانوں کو ”نماز قیادت“ ادا کرنی چاہیے۔“

جناب فضل محمد یوسف زئی استاد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی نے خلافت کی تمنّا کرتے ہوئے لکھا کہ

”مسلمان ترس رہے ہیں کہ کاش! ہماری ایک خلافت ہوتی، ہمارا ایک خلیفہ ہوتا، کاش! ہماری ایک بادشاہت ہوتی، کاش! ہمارا ایک بادشاہ ہوتا جس میں وزن ہوتا۔ جس میں عظمت ہوتی۔ جس میں شجاعت ہوتی“

حزب التحریر نے اپنی آواز کو یوں بلند کیا:

”اے مسلمانو! خلافت کو قائم کرو، عزت پاؤ گے۔ اِس کو زندہ کرو گے تو کامیاب رہو گے، ورنہ تم تہہ در تہہ ظلمت میں گرتے چلے جاؤ گے۔“

ابھی حال ہی میں خاکسار نے ایک اشتہار دیکھا جس میں کوکا کولا کی طرح ”خلافت کولا“ کے نام سے تشہیر کی جارہی تھی۔ مطلب یہ کہ کولا کا ایک برانڈ لانچ ہوا ہے جس کا نام ”خلافت کولا“ رکھا گیا ہے۔ یہ نادان نہیں سمجھتے کہ خلافت کے قیام میں انسانوں کا ہاتھ نہیں ہوتا بلکہ خلافت کے استحکام میں مومنوں کی کوششیں اور اُن کی جدوجہد ہوتی ہے۔ یہ لوگ خلافت کو تو قائم نہیں کرسکتے صرف اشیاء کا نام رکھ کر ہی اِس خواہش کو پورا کرلیتے ہیں۔

سامعین! ہم یہ اتحاد، یگانگت جانوروں، چرند پرند اور حشرات میں بھی دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شہد کی مکھیوں کی مثال دی ہے جن کی ایک ملکہ ہوتی ہے جس کی اطاعت تمام مکھیوں پر فرض ہے۔ وہ اُس کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک چھتے میں کئی قسم کی مکھیاں ہوتی ہیں کچھ سیکورٹی پر متعیّن ہوتی ہیں، کچھ صفائی سُتھرائی کا کام کرتی ہیں اور جو شہد بناتی ہیں اُن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایک مکھی اپنی پوری زندگی میں نوّے ہزار میل کا سفر کرکے صرف ایک چمچ شہد بناتی ہے جو ”شِفَاءٌ لِلنَّاسِ“ کے ٹائٹل کے ساتھ بہتوں کے لئے شفاء کا کام کرتی ہے۔ اِسی طرح خلافت کا مبارک نظام روحانی معنوں میں ”شِفَاءٌ لِلنَّاسِ“ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہم اس روحانی نظام کے سایۂ تلے روحانی بیماریوں سے نجات پاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم سورۃ الغاشیہ آیت 18 میں اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی

الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ کے الفاظ میں اونٹوں کی مثال دی ہے کہ غور کرو کہ کس طرح وہ ایک قطار میں ترتیب سے چلتے جاتے ہیں۔ کوئی اونٹ اپنے سے اگلے اونٹ سے آگے گزرنے کی کوشش نہیں کرتا اور اطاعت کا کمال کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ہمیں بھی خلیفۃُ المسیح کی اقتداء میں رہتے ہوئے مکمل اطاعت کرنی چاہئے اور ذرّہ بھر بھی آگے نہ بڑھیں۔ پھر چونٹیوں کو دیکھیں اُن میں بھی اطاعت کا مکمل نظام موجود ہے۔ وہ بھی ایک قطار میں غذا لینے جارہی ہوتی ہیں اور دوسری قطار میں غذا یا اناج لے کر آرہی ہوتی ہیں اور ہر چیونٹی آنے والی چیونٹی کے ساتھ منہ سے منہ ملا کر پیغام دے رہی ہوتی ہے کہ آگے کوئی خطرہ نہیں ہے اور اگر خطرہ محسوس ہو تو وہ انتباہ کرتی چلی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت جیسی عظیم نعمت سے نوازا۔ اِس نعمت کا کسی حد تک ذکر ہم اوپر سُن آئے ہیں۔ اِس کا ایک رنگ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق کی صورت میں موجود ہے۔ ہم ایک منظم جماعت کے افراد ہیں۔ ایک آواز پر اُٹھتے اور ایک آواز پر بیٹھتے ہیں۔ اب تو غیروں کی تقریباً ہر مسجد فتنہ و دنگا فساد اور لڑائی جھگڑا کا مرکز بنی نظر آتی ہے۔ ایشین ممالک میں بالخصوص پاکستان میں مولوی حضرات احتجاج کے لئے جمعہ ہی کا دِن مخصوص کرتے ہیں کیونکہ لوگوں کا ایک ہجوم میسّر آجاتا ہے۔ خطبہ میں پہلے اِن لوگوں کو کسی کے خلاف اُبھارتے ہیں اور پھر نماز جمعہ کے بعد اِنہی نمازیوں کو لے کر سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرتے، سرکاری املاک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ کا کوئی احتجاج نہیں، کوئی ہلہ گُلہ نہیں، کوئی شور شرابا نہیں۔ احتجاج اگر ہے تو راتوں کو اللہ کے حضور، آنکھوں کے تِیروں سے دشمنوں کا مقابلہ کے ساتھ ہے۔ ہمیں اپنے خلیفہ سے شدید پیار ہے تو خلیفہ کو بھی ہم سے بڑھ کر پیار ہے۔ یہ محبت دو طرفہ محبت ہے۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

”دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشمِ تصوّر میں نہ پہنچتا ہوں اور اِن کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دُعا نہ ہو“

(خطبہ جمعہ 6/جون 2014ء)

پیار اور محبت کا یہ تعلق تو والدین اور اولاد میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ خلیفہ کا مقام بھی باپ کا سا ہوتا ہے۔ لہٰذا یہی تعلق خلیفہ اور ایک احمدی میں نظر آتا ہے۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں ایک عیسائی سکالر کی ملاقات مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لنڈن سے ہوئی۔ امام صاحب نے اِنہیں باور کروایا کہ احبابِ جماعت اپنے امام سے بہت محبت کرتے ہیں۔ جب یہ سکالر حضور سے ملاقات کر کے واپس آئے تو امام صاحب سے مل کر کہنے لگے کہ آپ تو یہ کہتے تھے کہ ہم اپنے امام سے بہت پیار کرتے ہیں۔ مَیں حضور سے ملاقات کے بعد اِس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ کے امام اپنے پیروکاروں سے آپ سے کہیں زیادہ محبت کرتے ہیں۔

افرادِ جماعت اور خلیفۃُ المسیح کے دو طرفہ تعلق کی بات چل رہی ہے۔ ایک واقعہ اور سنئے۔ سیرالیون (افریقہ) میں ایک مربّی صاحب پاکستان سے خدمت دین کے لئے پہنچے۔ یہ اُسوقت کی بات ہے جب حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ ابھی پاکستان میں تھے۔ مربّی صاحب نے سیرالیون پہنچتے ہی جماعتوں کے دورے کرنے شروع کئے۔ ایک گاؤں میں جب گئے تو ایک بوڑھے بزرگ احمدی نے اپنے بچوں، نواسے نواسیوں، پوتے پوتیوں کو اکھٹا کر لیا اور انہیں مخاطب ہو کے کہنے لگے کہ بچو! یہ اُس مبارک بستی سے آئے ہیں جہاں ہمارے خلیفہ رہتے ہیں۔ یہ لازماً ہمارے خلیفہ سے مل کر آئے ہوں گے لہٰذا اِن کے کپڑوں میں خلافت کی برکت ہے۔ اِسے چُھو کر جتنی برکت لے سکتے ہو لے لو۔

سامعین! ابھی تک ہم افرادِ جماعت اور خلیفۃُ المسیح کے دو طرفہ محبت بھرے تعلق کی بات کر رہے تھے۔ آئیں! اِس کے ایک اَور پہلو کا جائزہ لیتے ہیں۔ وہ پہلو قبولیت دُعا سے تعلق رکھتا ہے۔ ہمارے پاس ایک ایسا بابرکت وجود ہے جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ہم میں سے ہر دوسرا فرد اِس بات کا گواہ ہے۔ کسی کو خلیفۃُ المسیح کی دُعاؤں سے اولاد نصیب ہوئی، کسی کو نرینہ اولاد ملی۔ کسی کو اعجازی طور پر صحت عطا ہوئی تو کسی کو جاب ملی۔ مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے ایک مجلس میں قبولیت دُعا کا ایک واقعہ سُنایا۔ چونکہ خاکسار اُس مجلس میں موجود تھا تو مناسب رہے گا کہ وہ ایمان افروز واقعہ آپ تمام کے ساتھ بھی شیئر کر دوں۔ ایک احمدی خاتون نے پاکستان سے سری لنکا پہنچ کر اسائلم کر دیا۔ وہاں پہنچ کر اُن کے اسائلم کا کیس دِن بدِن خراب ہوتا گیا اور تمام اپیلیں بھی مسترد ہوتی چلی گئیں حتیٰ کہ آخری اپیل مسترد ہونے کے بعد مزید کسی قسم کی اپیل کا حق نہیں دیا گیا۔ وہ خاتون لگا تار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دُعائیہ خطوط لکھتی رہیں۔ اب کیس کے خرابی کی نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ اُن خاتون کو Detention سنٹر بھیج دیا گیا اور چند دِن وہاں رہنے کے بعد اُن کو بتایا گیا کہ اب اُنکو Deport کر دیا جائے گا۔ خاتون نے پھر دعا کے لئے لکھا۔ اِس خط کے جواب میں حضور انور کی طرف سے ارشاد آیا کہ **”تُم Deport نہیں ہو گی“**۔ لہٰذا وہ دِن آیا جس دِن خاتون کی فلائٹ بُک تھی۔ اُنہیں ائیر پورٹ لے جایا گیا۔ اب خاتون کے ایک ہاتھ میں بورڈنگ پاس ہے اور دوسرے ہاتھ میں ائیر لائن ٹکٹ۔ احباب جماعت جو خاتون کو ائیر پورٹ چھوڑنے کے لئے

آئے ہوئے تھے اُنہوں نے خاتون کو الوداع کہا کہ اب آپ کی واپسی ہے۔ خاتون نے بورڈنگ سے قبل اُن احباب کو حضور کا ارشاد **”تُم Deport نہیں ہو گی“**۔ یاد دلوایا۔ اس لئے مَیں Deport نہیں ہوں گی۔ اب بورڈنگ کے تمام مراحل مکمل ہوئے اور اُس خاتون کو جہاز میں بٹھادیا گیا۔ اُنہوں نے جہاز کے اندر سے بھی احباب جماعت کو فون کرکے دوبارہ حضور کا ارشاد **”تُم Deport نہیں ہو گی“** یاد دلوایا۔ اس لئے مَیں Deport نہیں ہوں گی۔ اب Take-off سے قبل آخری مراحل مکمل ہونے کو تھے اور دروازے بند ہونے سے چند منٹ قبل دو اعلیٰ حکام جہاز میں آئے۔ خاتون سے اِن کا نام کنفرم کیا اور جہاز سے اُتار کر باہر لے گئے اور لاؤنج میں بٹھادِیا اور اِطلاع دِی کہ ابھی کچھ دیر قبل امیگریشن کی طرف سے آرڈر موصول ہوا ہے کہ آپ کو Deport نہیں کیا جائے گا۔ سبحان اللہ۔ اِس وقت یہ خاتون USA میں سیٹلڈ ہیں۔ تو دیکھیں! کہ کس طرح اُن خاتون کا اپنے پیارے آقا کی دعاؤں پر یقین تھا اور کس طرح وہ اِس مشکل سے باہر آئیں۔

اِسی طرح مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا اسائلم کا کیس تھا۔ اُس نے حضور انور کی خدمت میں دُعا کی درخواست کی۔ حضور نے نصیحت فرمائی کی جج کے سامنے سچ بولنا ہے۔ جب وہ تاریخ پر گیا تو اس کے مخالف وکلاء دلائل پر دلائل دیئے جارہے تھے۔ کافی دلائل سننے کے بعد احمدی نے ابھی کچھ کہنا تھا کہ جج خود ہی بول اُٹھا کہ احمدی جھوٹ نہیں بولتے۔ مَیں اِس کیس کو خارج کرتا ہوں۔

پیارے بھائیو! خلافت تو ایک خزانہ ہے۔ مَیں اپنی اِن گزارشات کو بس کرتا ہوں اِس امید کے ساتھ کہ خلافت کی برکت کو سمجھیں۔ اِس نعمت سے فائدہ اُٹھائیں۔ اُس کی اقتداء میں نمازیں ادا کریں۔ مکرم عبد القدوس عارف صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ سے مَیں نے حضور ایدہ اللہ کے ایک قول کی توثیق چاہی جو آپ کی منسوب ہورہا تھا تو آپ نے مجھے بتایا کہ میری ڈائری میں لکھا ہوا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ اپنے گناہ بخشوانا چاہتے ہو تو میری اقتداء میں نمازیں ادا کریں۔ لہٰذا ہمیں اگر موقع میسّر ہو تو مسجد مبارک اسلام آباد میں بنفسِ نفیس حاضر ہو حضور کی اقتداء میں نمازیں باجماعت ادا کریں۔ حضور کے خطبات باقاعدگی سے سنیں اور دیگر live پروگرامز ایم ٹی اے پر دیکھیں۔ خطوط کے ذریعہ خلافت کے ساتھ تعلق کو مضبوط کریں۔ حضور کے مقرّر کردہ نمائندوں کے ساتھ تعاون کریں اور جماعت کو ترقیات کی راہوں پر گامزن ہوں۔ ہم جتنا آپس میں تعاون کریں گے خلافت اُتنی ہی مضبوط ہوتی چلی جائے گی۔ دیکھیں! ہم ذیلی تنظیموں کے پروگرامز اور اجلاسات میں لجنہ، خدام، انصار، اطفال، ناصرات اپنے اپنے عہد کو دُہراتے ہیں تو کیا یہ صرف Lip Sink ہے۔ ہم حضور کے مقرّر کردہ نمائندوں کے ساتھ تعاون کرکے اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کریں۔ بچے جو جماعت کا مستقبل ہیں، اِن کے لئے وقت نکالیں اور اُن کو تربیتی وعلمی کلاسز میں بھجوائیں اور دیگر جماعتی پروگرامز میں اِن بچوں کی شمولیت کو یقینی بنائیں۔

سامعین! جہاں تک عید الاضیحہ اور یومِ خلافت کے ایک ہی دن ملاپ کا تعلق ہے۔ اِن میں مشترکہ سبق یہ ہے کہ دونوں مواقع ہمیں اپنے نفوس کو مار کر اطاعت کا سبق دیتے ہیں۔ جس طرح قربانی کے جانور کو ذبح کیا جاتا اُسی طرح اپنے نفس کو، اپنی خواہشات کو اطاعت اور فرمانبرداری کی چھری سے ذبح کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اِنّ الضَّحَایَا هِیَ الْمَطَایَا تُوْصَلُ اِلَی رَبِّ الْبَرَایَا وَتَمْحُو الْخَطَایَا

بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں۔“

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 45)

خلافت کے محور میں رہ کر اگر ہم اپنی خواہشات کی قربانیاں کرتے رہیں گے تو ہم اپنے رب کے قریب ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اب اللہ کی رسّی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہی ہے، آپؑ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہو گی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہو گی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہو گی۔ پس اس رسّی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہو گا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہو گا۔ اس لئے ہر وہ آدمی جس کا اس کے خلاف نظریہ ہے وہ ہوش کرے۔

اس رسّی کو پکڑنا کس طرح ہو گا؟ یہ صرف بیعت کرکے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لینے سے ہی نہیں ہو گا بلکہ ان شرائط بیعت پر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو آپؑ نے مقرر فرمائی ہیں۔ دیکھیں! کتنی کڑی شرائط ہیں۔ بعض تو بعض عمل کرنے والوں کو بڑی بڑی لگتی ہیں۔ لیکن کس درد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کس طرح ایک ایک بات کو لے کر ہمیں سمجھایا ہے کہ میری بیعت میں آنے کے بعد کس طرح تمہیں اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ عبادات اور توحید کے قیام سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی نیکیاں اختیار کرنے، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے اور اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف ہمیں توجہ دلائی تا کہ اللہ کے احکامات کی رسّی کو تھام کر ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکیں، اس کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔ اور یہی باتیں ہیں جن کی آپؑ کے بعد خلفائے وقت نے تلقین کی اور نصیحت فرماتے رہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26/ اگست 2005ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء صفحہ اول)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی نعمتوں سے بھرپور طور پر فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ ہمارے گھروں کو ان برکات سے بھر دے۔ ہم اور ہماری نسلیں قیامت تک اس فیض سے حصہ پاتی چلی جائیں۔ آمین یا رب العالمین

خلافت نبوّت کی قائم مقام
خدا کے ہے ہاتھوں میں اس کی زمام
نبی کا ہے پرَتَو یہ نورِ تمام
خدا اِن سے ہوتا ہے اب ہمکلام
کرو سب خلافت کا پیغام عام
نظام خلافت مبارک نظام

(یہ تقریر عزیزم سعید الدین احمد نے گلڈ فورڈ جماعت یوکے کے اجلاسِ عام میں یومِ خلافت کے موقع پر کی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

* * *